Research Journal of Islamic Studies

Volume: 1 Issue: 1

July-Dec 2024

Page No: 26-35

The Govt. Sadiq College Women University Bahawalpur

https://journals.gscwu.edu.pk/index.php/mishkat-ul-ilm/about

A Review of Christian Missionary Efforts in the Modern Era and the Responsibilities of Muslims

عصر حاضر میں عیسائیت کی تبلیغی کوششوں کا جائزہ اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

Dr. Tehmina Fazil
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
University of Education, Vehari Campus

Abstract

Christianity, a major Abrahamic religion founded by Jesus Christ, has historically employed various methods for spreading its message. This article examines the historical context of Christian proselytization, focusing on methods used to attract followers, particularly in regions of poverty and deprivation. Historically, Christianity experienced significant geographical expansion, including periods where it spread rapidly across various regions. In some instances, Christian missionaries may have offered assistance or support to impoverished communities while simultaneously presenting the Christian faith. The Crusades marked a period of significant political and military upheaval, impacting the spread of Christianity. However, the historical relationship between the Crusades and the global influence of Christianity is complex and requires nuanced analysis. This article aims to provide a factual and objective overview of historical Christian proselytization methods, acknowledging the multifaceted nature of religious conversion and the diverse experiences of individuals and communities within the context of religious history.

Keywords: *Christianity, Crusades, historical relationship, global influence, religious history*

عیسائیت سامی مذاہب میں سے ایک مذہب ہے جن کے پیغمبر حضرت عیسیٰ ابن مریم تھے۔ اس وقت تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑا سامی مذہب عیسائیت ہے۔ اس آرٹیکل کے ذریعے عوام الناس کو عیسائیت کی تبلیغی کوششوں اور طریقہ کار سے آگاہ کیا جائے گا کہ وہ لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے کونسے تبلیغی طریقے اختیار کرتے ہیں۔

صلیبی جنگوں سے پہلے عیسائیت نے تقریباً ساری دنیا کو گھیرے ہوئے تھا۔ یہ اکثر ایسے علاقوں اور شہروں میں پھیلا جن کی زیادہ تر آبادی غربت اور تنگدستی میں مبتلا تھی۔ عیسائیوں کے

بڑے پادری، فادر اور سسٹرز کا یہی کام تھا کہ ان غربت زدہ لوگوں کو خوشحالی اور غربت کے خاتمے کا جھانسہ دے عیسائیت قبول کرنے پر زور دیا جاتا۔ جب سلطان صلاح الدین نے صلیبی جنگوں میں عیسائیوں کو شکست دی تو اس کے بعد عیسائیت کا زور ٹوٹا اور مسلمانوں کا زور بڑھا اس سے پہلے عیسائیت تقریباً پوری دنیا پر ایک طرح سے غالب تھی۔ اس آرٹیکل میں دیکھیں گے کہ کون کون سے علاقے تھے جہاں پہ انہوں نے آ کر قبضہ کیا، مثلاً افریقہ وغیرہ لیکن اس کے علاوہ بھی دنیا میں اور بھی بہت سی جگہیں ہیں جہاں پہ گئے اور انہوں نے دیکھا کہ یہاں کے لوگ غربت میں مبتلا ہیں اور تنگدست ہیں تو انہوں نے ان کو اپنے جھانسے میں لیا کہ آپ اگر عیسائیت قبول کرتے ہیں تو ہم آپ کی یہ ساری مانگیں پوری کریں گے۔ لوگوں کے حالات کچھ ایسے تھے کہ انہیں مجبوراً بھی عیسائیت کو قبول کرنا پڑ رہا تھا۔ ہم دیکھیں گے آیا اب بھی عیسائی اپنی گزشتہ روش کو اختیار کیے ہوئے ہیں یا اپنا طریقہ کار بدل لیا ہے؟ مسلمانوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

عیسائیت کی وجہ تسمیہ: سامی مذاہب میں دوسرا مذہب "عیسائیت" ہے۔ جسے نصرانیت بھی کہا جاتا ہے۔ لغوی مفہوم کے اعتبار سے نصاریٰ کی وضاحت **فیروز اللغات** میں اس طرح سے بیان کی گئی ہے۔

نصر ونصرتہ۔۔مدد فتح، نصران و نصر انی (ج) نصاریٰ عیسائی، نصیر یعنی مددگار [1]

اردو دائرہ معارف اسلامی میں ہے:

نصاریٰ۔۔واحد نصرانی، حضرت عیسیٰؑ کے بالخصوص مشرقی کلیسا کے پیروکار، مادہ، ن ص ر (نصرا: مدد کرنا) سے اسم فعل بمعنی "مددگار" وغیرہ۔ "نصرانی" کا مونث "نصرانیہ" ہے۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"سمیت النصاریٰ، نصاریٰ لان قریتہ عیسیٰ ابن مریم کانت تسمیٰ ناصرتہ وکان اصحابہ یسمون الناصرین " [3]

اور غور طلب نکتہ یہ ہے کہ قرآن یہاں مسیحیوں کا نہیں بلکہ نصاریٰ کا ذکر کر رہا ہے۔ سورۃ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ ٱلنَّاسِ عَدَٰوَةً لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلۡيَهُودَ وَٱلَّذِينَ أَشۡرَكُواْ وَلَتَجِدَنَّ أَقۡرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّا نَصَٰرَىٰ [4]

ترجمہ: آپ لوگوں میں ایمان والوں کے ساتھ سب سے بڑھ کر دشمن رکھنے والے یہود اور مشرکین ہی کو پائیں گے۔ اور آپ ایمان والوں کے ساتھ دوستی میں سب سے قریب تر انہی کو پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں۔"

سید مودودی وجہ تسمیہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "لفظ عیسائیت عیسیٰؑ کے نام سے ماخوذ تو ہے مگر اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کا یہ نام نہیں رکھا۔ یہودیت اور عیسائیت دونوں بعد کی پیداوار ہیں۔ قرآن کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کا لقب مسیح ہے۔ قرآن نے عیسائیوں کے لیئے لفظ نصاریٰ استعمال کیا ہے۔ جہاں تک نصاریٰ کی بات ہے تو یہ لفظ ہے ناصرہ سے ماخوذ ہے۔ جو مسیح علیہ

السلام کا وطن تھا۔ دراصل اس کا ماخذ "نصرت" ہے۔ اور اس کی بناء وہ قول ہے جو مسیح علیہ السلام کے سوال من انصاری الی اللہ (خدا کی راہ میں کون لوگ میرے مدد گار ہیں) کے جواب میں حواریوں نے کہا تھا کہ نحن انصاراللہ[5] (ہم اللہ کے مدد گار ہیں)

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق عیسائیت کی تعریف یہ بیان کی گئی ہے:

"وہ مذہب جو اپنی اصلیت کو ناصرہ کے باشندے یسوع کی طرف منسوب کرتا ہے اس کو اللہ تعالی کا منتخب (مسیح) مانتا ہے"

اسی تعریف کو الفریڈ ای گاروے نے مزید تفصیل سے انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس کے مقالے "عیسائیت" میں بیان کیا ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ عیسائیت کی تعریف اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ "وہ اخلاقی، تاریخی، کائناتی موحدانہ اور کفارے پر ایمان رکھنے والا مذہب ہے جس میں خدا اور انسان کا تعلق خداوند یسوع مسیح کی شخصیت اور کردار کے ذریعے پختہ کر دیا گیا"

اخلاقی مذہب: اس کے نزدیک تمام عبادتوں اور قربانیوں کا مقصد اللہ کی رضا اور روحانی کمال حاصل کرنا ہے۔ اس مذہب کا احسن اصل مرکز ایک تاریخی شخصیت حضرت عیسی علیہ السلام ہیں۔ اس کا قول حرف آخر ہے۔ ان کے نزدیک اس مذہب کی تعلیمات رنگ و نسل سے بالاتر عالمگیر ہیں.

اس مذہب میں تین اقانیم تسلیم کیے جانے کے باوجود خدا کو ایک کہا گیا ہے الفریڈ کہتا ہے کہ اگرچہ یہ سمجھا جاتا ہے تثلیث کی وجہ سے یہ مذہب تین خداؤں کا قائل ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اپنی اصلی روح کے مطابق موحد ہے.[6]

عیسائیت کی تاریخ: عیسائیت کی موجودہ شکل جو آج جانی جاتی ہے۔ اس کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس کا تفصیلی جواب کسی کو معلوم نہیں ہے. البتہ یہ سب کو تقریبا پتہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھا لیے جانے کے بعد ایک مشہور یہودی ساؤل کا قبول عیسائیت اس مذہب کا انقلابی واقعہ ثابت ہوئی۔ پہلے پہل تو کوئی اس یہودی کی بات ماننے کو تیار نہ تھا۔ سب سے پہلے برناباس حواری نے اس کی تصدیق کی اور ان کی تصدیق سے مطمئن ہو کر تمام حواریوں نے اسے عیسائی برادری میں شامل کر لیا۔[7]

ساؤل (یہودی عالم) نے اپنا نام بدل کر پولوس رکھ لیا۔ اس کے بعد پولوس نے حواریوں کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ اس کی انتھک محنت کا نتیجہ ہی ہے کہ بہت سے لوگ یہودی و غیر یہودی عیسائیت قبول کرنے لگے اور لوگوں کی مقبولیت دیکھتے ہوئے اس نے دین عیسائیت میں مختلف عقائد کا اضافہ کر دیا جس میں مسیح کی خدائی، کفارہ اور حلول و تجسیم شامل ہیں۔[8]

دور ابتلاء: چوتھی صدی عیسوی کے ابتداء تک عیسائیت مغلوب تھی۔ اس دور کو عیسائی مؤرخین دور ابتلاء کا نام دیتے ہیں۔ اس عرصے میں عیسائیوں پر سیاسی طور پر رومی مسلط رہے اور مذہبی طور پر یہودی اور رومی دونوں ان کو ستانے میں پیش پیش تھے۔ اس دور کی ایک اہم بات یہ کہ عیسائی مذہب کا نظام عقائد وعبادات ابھی مدون نہیں ہوا تھا۔

قسطنطین اعظم: 306ء عیسائیت کی تاریخ میں بڑا خوشگوار سال تھا اس سال شاہ قسطنطین روم کا بادشاہ بنا اور ابرش۔۔۔ نے عیسائی مذہب قبول کر کے اسے مستحکم کیا۔ اس سن میں پہلی بار سلطنت کا حکمران عیسائیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑنے کی بجائے ان کے مذہب کی تبلیغ کر رہا تھا۔ اس نے قسطنطنیہ، یروشلم اور روم میں بہت سے کلیسا تعمیر کئے اور عیسائی علماء کو بڑے بڑے اعزاز دے کر انہیں مذہبی تحقیقات کے لیے وقف کر دیا۔ عیسائی

علماء کی بڑی بڑی کونسلیں منعقد ہوئیں۔اس سلسلے میں نے نیقیاوی کونسل 325ء کو خاص اہمیت اس لیے حاصل ہے کہ اس کونسل میں تثلیث کو عیسائیوں کا بنیادی عقیدہ تسلیم کیا گیا۔انجیل برناباس پر پابندی اور انجیل اربعہ کو مستند ترین کتب مانا گیا۔

قسطنطین سے گریگوری تک: 313ء تا 539ء تک کے عرصے میں عیسائیت پورے روم پر چھا گئی۔اس دور کے اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ عیسائیت دو سلطنتوں میں تقسیم ہوگئی۔ایک سلطنت مشرق میں جس کا پایا تخت قسطنطنیہ تھا۔اس میں بلقان، یونان، ایشیائے کوچک، مصر اور حبشہ کے علاقے شامل تھے۔وہاں کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا بطریک کہلاتا تھا۔دوسری سلطنت مغرب میں تھی۔اس کا مرکز روم تھا اور یورپ کا بیشتر علاقہ اس کے ماتحت تھا۔یہاں کا پیشوا "پوپ" یا "پاپا" کہلاتا۔دونوں سلطنتوں میں رقابت تھی۔ہر ایک مذہبی برتری چاہتی تھی اسی دور میں رہبانیت نے جنم لیا۔

تاریک زمانہ: 590ء میں گریگوری اول پوپ بنا تھا۔اس وقت سے لے کر شارلیمن 800ء تک کے زمانہ کو عیسائی مؤرخین تاریک زمانہ کا نام دیتے ہیں۔اس لیے کہ عیسائیت کی تاریخ میں یہ زمانہ سیاسی اور علمی زوال کا بدترین دور ہے۔اس کی بڑی وجہ اس دور میں اسلام عروج پا رہا تھا اور عیسائیوں میں افتراق وانتشار کی وبائیں پھوٹ رہی تھیں۔اسی دور میں مغربی عیسائیوں نے یورپ کے مختلف خطوں میں عیسائیت کی تبلیغ کی جس کے نتیجے میں عیسائیت برطانیہ اور جرمنی وغیرہ میں پھیل گئی چار صدیوں کی کوششوں سے پورا یورپ عیسائی بن گیا۔ 800ء سے 1521ء تک کا زمانہ قرون وسطیٰ کا زمانہ ہے۔یہ زمانہ پوپ اور شہنشاہ وقت کے درمیان جنگوں پر مشتمل ہے۔

نفاق عظیم: نفاق عظیم تاریخ عیسائیت کی اصطلاح ہے۔اس سے مراد مشرق اور مغرب کے کلیساؤں کا وہ اختلاف ہے جس کی بدولت مشرقی کلیسا ہمیشہ کے لیے رومن کیتھولک چرچ سے جدا ہوگیا۔اور اس نے اپنا نام بھی بدل کر "دی ہولی ارتھوڈوکس چرچ" (the holy orthodox church) رکھ لیا۔نفاق عظیم کے اسباب بہت سے ہیں مگر ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔اس علیحدگی کی پہلی وجہ تو مشرقی اور مغربی کلیساؤں کا نظریاتی اختلاف تھا۔مشرقی کلیسا کا خیال یہ تھا کہ بیٹے کا رتبہ باپ (1) سے کم ہے اور مغربی کلیسا کا ایڈ اعتقاد یہ تھا کہ دونوں بالکل برابر ہیں مشرقی کلیسا اہل مغرب پر یہ الزام لگاتے تھے کہ انہوں نے اپنے عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے نیقیاوی کونسل کے فیصلے میں بعض الفاظ اپنی طرف سے بڑھا دیے تھے جو اصل فیصلے میں موجود نہ تھے۔

2.دوسری وجہ یہ تھی کہ مشرق ومغرب کے کلیساؤں میں نسلی امتیاز کی جڑیں خاصی گہری تھیں۔مغرب میں اطالوی اور جرمنی نسل تھی اور مشرق میں یونانی اور ایشیائی۔

ان حالات میں پوپ لیو نہم نے مغربی عقائد ونظریات کو مشرق پر تھوپنے کی کوشش کی قسطنطنیہ کے بطریک میکائیل نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کیا اور یورپ کے سفراء نے سینٹ صوفیا کے گرجے میں قربان گاہ پر اناثیما (لعنت) کے کلمات لکھ دیے پس اس واقعے نے گرم لوہے پر آخری ضرب لگادی اور نفاق عظیم مکمل ہوگیا۔[9]

صلیبی جنگیں: صلیبی جنگیں تاریخ انسانی کا سیاہ ترین باب کہلاتی ہیں۔اس دور میں انسانیت جس ذلت ولاچاری اور مصیبت میں گرفتار ہوئی، اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی اور اسلام کی تاریخ میں اس سے زیادہ نازک وقت کبھی نہیں آیا۔ہر طرف مسلمانوں کا قتل عام کیا جارہا تھا۔صرف بغداد

میں اٹھارہ لاکھ مسلمان موت کو شہید کر دیا گیا اور اس سے نصف تعداد شام میں تہ تیغ کر دی گئی۔ عین اس المناک اور مایوسی کے عالم میں عالم اسلام کے افق پر ایک نیا ستارہ طلوع ہوا۔ یہ موصل کے زنگی خاندان کا تربیت یافتہ عظیم جرنیل صلاح الدین ایوبی تھا۔ انہوں نے صلیبیوں کو پے در پے شکستیں دیں اور صلیبی جنگوں کی صورت میں جو طوفان اسلام کو مٹانے اٹھا تھا وہیں تھم گیا۔ صلیبیوں کی کمر ٹوٹ گئی اور یہی صلیبی جنگیں مسلمانوں کی بیداری کا سبب بنیں۔ مسلمان اپنی خواب گاہوں سے نکل کر مؤمن کا عزم لیے اللہ کے دین کا دفاع کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ صلیبی جنگوں میں یورپی ممالک کی ذلت آمیز شکست کے بعد انہوں نے ایک نیا صلیبی محاذ کھولا اور مسلمانوں پر حملوں کا آغاز کر دیا۔ روز بروز یہ حملے شدید سے شدید تر ہوتے گئے، جس کے اثرات آج سب کے سامنے ہیں۔ چنانچہ ضروری ہو گیا ہے کہ صلیبیوں کے منصوبوں اور حربوں کو نیست و نابود کیا جائے جنہیں وہ دنیا کے کونے کونے میں عیسائیت کو پھیلانے کے لئے بروئے کار لا رہے ہیں۔[10]

افریقہ میں عیسائیوں کی مشنری سرگرمیاں: عیسائی مشنریوں نے براعظم افریقہ میں انتہائی دلچسپی لی اور پورے افریقہ کو عیسائی بنانے کے لئے غیر معمولی اور انتھک کوششیں کیں۔ انہوں نے یہاں تک کہا کہ وہ 2000ء تک پورے افریقہ پر عیسائیت کا علم بلند کر دیں گے۔ اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے انہوں نے کانفرنسیں منعقد کیں، بے حساب مال بے دریغ خرچ کیا۔ راستے ہموار کئے اور اپنے ناپاک مقاصد اور عزائم کو بروئے کار لانے کے لئے شب و روز محنت شروع کر دی، لیکن اللہ کے حکم سے ان کی یہ تمام تدابیر الٹی پڑیں گی، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

وَيَمكُرونَ وَيَمكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيرُ المٰكِرينَ [11]

"وہ بھی تدبیر کر رہے ہیں اور اللہ بھی، اور اللہ ہی سب سے اچھی تدبیر فرمانے والا ہے۔"

اور اللہ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ اللہ کا دین ہمیشہ باقی رہے گا اور حکومت و خلافت اللہ کے راست بازاولیا کے لئے ہی ہے، خواہ باطل کس قدر بھی پھیل جائے۔ فرمان الٰہی ہے:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذينَ ءامَنوا مِنكُم وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَستَخلِفَنَّهُم فِى الأَرضِ كَمَا استَخلَفَ الَّذينَ مِن قَبلِهِم وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُم دينَهُمُ الَّذِى ارتَضىٰ لَهُم وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِن بَعدِ خَوفِهِم أَمنًا ۚ يَعبُدونَنى لا يُشرِكونَ بى شَيـًٔا [12]

"اور تم میں سے جو مؤمن ہیں اور نیک کام کرتے ہیں، ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ یقیناً انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا، جیسے ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی۔ اور ان کے دین کو مضبوط کرے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کر دے گا۔ پس وہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔"

افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی دلچسپی کے چند بنیادی اسباب ہیں جو افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی خصوصی دلچسپی کی وجہ بنے۔

1۔ غربت و افلاس: افریقہ کے 39 فیصد باشندے غذائی قلت کا شکار ہیں۔ اور پوری دنیا میں کسی بھی ملک کی اتنی بڑی تعداد غربت و افلاس سے دوچار نہیں ہے۔ اللہ کے دشمن عیسائی مشنریوں نے اس معاملہ کی نزاکت کو خوب سمجھا، افریقہ کے باشندوں کی شدید ضروریات کا ادراک کیا اور مالی

امداد کے بہانے انہیں عیسائی بنانے کی مہم شروع کی۔ چونکہ انسانی فطرت میں اپنے محسن کی شکر گزاری اور اس کی بات کو قبول کرنے کا رجحان ہے جس سے ان لوگوں نے خوب فائدہ اُٹھایا۔

2۔ جہالت: تعلیم کی بدولت قومیں اوجِ ثریا تک پہنچیں اور اس سے عدم توجہی ہی قوموں کی پستی کا سبب بنی۔ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ تعلیم ترقی کا ایک اہم زینہ ہے۔ علامہ محمد اقبال لکھتے ہیں:

"تعلیم وہ سلفر ایسڈ ہے جو زندہ چیز کو پگھلا دیتا ہے، پھر اسے ڈھال کر اپنی مرضی کا مجسمہ تیار کرتا ہے۔ یقیناً یہ سلفر ایسڈ تمام کیمیاوی مادّوں سے زیادہ طاقتور اور مؤثر ہے اور اس کے اندر یہ طاقت ہے کہ وہ کسی عظیم نسل کو مٹی کا ڈھیر بنادے۔"

عیسائی مشنری تعلیم کی اہمیت سے قطعاً غافل نہ تھے۔ خاص طور پر براعظم افریقہ میں، جہاں جہالت کا دور دورہ تھا اور غربت وافلاس کے بادل ہر وقت ان کے سروں پر منڈلا رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے وہاں تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کا جال بچھایا۔ مسیو شاٹلین کا قول ہے کہ وہ لکھتا ہے:

"فرانس کو چاہئے کہ مشرقِ اسلامی میں سب سے پہلے اس کی سرگرمیاں مسلمانوں کی ذہن سازی Brain washing پر مرتکز ہوں۔"

وہ آگے چل کر لکھتا ہے:

"جس دن عربی زبان ختم ہوگئی جو کہ افریقی ممالک کی تجارتی زبان ہے، اس دن اسلام کی طرف سے کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا، کیونکہ عربی زبان کے خاتمہ سے اس کے تمام مدارس ویران ہو جائیں گے۔"

3 بیماری: افریقہ میں پائی جانے والی غربت، ناخواندگی اور بیماری عیسائی مشنریوں کے لئے ایک سرسبز و شاداب چراگاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ عیسائی مشنری اسلامی ممالک خصوصاً افریقہ میں بیماریوں کے علاج کے ذریعے انسانی ہمدردی اور انسانیت نوازی کا دعویٰ کرکے اپنے ناپاک مقاصد اور عزائم کو بروئے کار لانے کا سامان کرتے ہیں۔ اس لئے آپ انہیں یہ کہتے ہوئے پائیں گے:

"جہاں انسان ہوں گے، وہاں بیماریاں بھی ہوں گی اور جہاں بیماریاں ہوں گی، لا محالہ وہاں ڈاکٹر کی ضرورت بھی پڑے گی اور جہاں ڈاکٹر کی ضرورت ہوگی، وہاں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا اہم موقع ہے۔"

اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ عیسائی مشنریاں لوگوں کو عیسائی بنانے کی خاطر میڈیکل کا اس قدر اہتمام کیوں کرتی ہیں؟ تو ہمارے علم میں ہونا چاہئے کہ حبشہ (ایتھوپیا) میں اس وقت تک کسی مریض کا علاج شروع نہیں کیا جاتا جب تک کہ وہ جھک کر یسوع مسیح کے سامنے شفا کی التجا نہ کرے۔

4اسلام کا وجود: ایک متعصب عیسائی مسٹر پلس لکھتا ہے کہ

"افریقہ میں دین اسلام کا وجود عیسائیت کی ترویج و ترقی کے راستے میں ایک چٹان ہے اور اس وقت صرف اور صرف مسلمان ہمارے جانی دشمن ہیں۔ کیونکہ اس وقت نہ افریقہ کے جاہل باشندے تبلیغ انجیل کی راہ میں رکاوٹ ہیں، نہ وہاں کے بت پرست! اگر کوئی رکاوٹ ہے تو وہ صرف دین اسلام ہے۔"[13]

اب مشنیری سرگرمیوں کے متعلق چند حقائق اور اعداد و شمار پر توجہ فرمائیں:

1۔1986ء کے اعداد و شمار کے مطابق کیتھولک کلیسا صرف جنوبی افریقہ میں 15 لاکھ گرجوں کا مالک ہے۔

2۔افریقہ کے 38 ممالک میں تبشیری مشنریوں کی حالیہ تعداد 1,11,000 ہے۔ان میں بعض مشنوں کے پاس باقاعدہ ہیلی کاپٹر ہیں، جن کی مدد سے خانہ جنگی کے دوران نرسوں اور ادویات کو منتقل کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔

3۔1416ھ بمطابق 1995ء میں افریقہ میں عیسائی مشنریوں کے پاس 52 ریڈیو اسٹیشن اور مسلمانوں کے پاس صرف ایک ریڈیو اسٹیشن تھا۔

4۔1985ء بمطابق 1406ھ میں افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی تعداد ایک لاکھ 13 ہزار تھی جو تعلیمی میدان میں 50 لاکھ طلبا کے تعلیمی اخراجات اٹھائے ہوئے ہے۔

5۔عیسائی مشنوں کی طرف سے قائم کردہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد 1600 ہے۔

6۔عیسائی مشنریوں کے لئے مالی تعاون کی مقدار بڑھا کر 35 ہزار ملین ڈالر سالانہ کر دی گئی ہے۔

7۔وہ مدارس جہاں مشنری اور پادری تیار کئے جاتے ہیں، ان کی تعداد 500 تک پہنچ گئی ہے اور براعظم افریقہ کے گوشہ گوشہ میں کام کرنے والے بیس ہزار کلیسائی انسٹیٹیوٹ اس کے علاوہ ہیں، جو تمام کے تمام عیسائی مشنری تیار کرنے میں مصروف عمل ہیں۔اور ہر سال معقول تعداد ان اداروں سے فارغ ہوتی ہے۔

8۔1985ء میں پوپ نے مغربی افریقہ کا دورہ کیا اور وہاں اس نے مراکش کے تجارتی شہر کاسابلانکا کے ایک وسیع میدان میں 80 ہزار مسلم نوجوانوں سے خطاب کیا اور ابیدجان Abidijan میں واقع 'اسقف اعظم پولس چرچ' کا افتتاح کرتے ہوئے بطور برکت سب سے پہلی نماز پڑھی۔ ویٹی کن کے بعد یہ عیسائیوں کا سب سے بڑا چرچ ہے، جہاں آٹھ ہزار افراد بیک وقت عبادت کر سکتے ہیں۔

1980ء میں افریقہ کے 14 ممالک میں عیسائی مشنریوں کے داخلہ پر پابندی تھی۔ لیکن 1999ء میں صرف تین افریقی ممالک ایسے رہ گئے، جو عیسائی مشنریوں کو اپنے ممالک میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔[14]

پاکستان میں مسیحی سرگرمیاں: حضرت مولانا محی الدین احمد صاحب قصوری علالت کی وجہ سے زیارت تشریف لے گئے تقریبا دو ماہ کے قیام کے بعد واپس لاہور تشریف لائے تو انہوں نے وہاں کی صورتحال کچھ اس طرح بیان کی:

"مجھے پاکستان کے مختلف حصوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان سے زیادہ مفلس اور قلاش پسماندہ علاقہ اور کوئی نہ ہوگا ضرورت تھی کہ یہاں حکومت کی طرف سے ہسپتال، کالج، سکول اور صنعتی درسگاہیں قائم ہوتیں۔۔۔ میں نہیں کہتا کہ حکومت اس بارے میں کچھ نہیں کر رہی لیکن وہ اس قدر کم ہے کہ ضرورت کے عشر عشیر کے لیے بھی مکتفی نہیں۔"

اس حالت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ہماری دست گیری اور مدد کے لیے یورپ کے دور دراز ممالک سے عیسائی مشن دوڑتے ہیں اور ہماری مدد کے لیے مختلف ادارے قائم کرتے ہیں۔ کوئٹہ کا مشن ہسپتال نہ صرف کوئٹہ میں بلکہ پاکستان میں ایک قابل رشک انسٹی ٹیوشن ہے جس میں لوگ ہزاروں کی تعداد میں جسمانی امراض کے لیے تریاق حاصل کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ ایمان کی دولت کو رہن رکھ جاتے ہیں۔ جس روگ کا کوئی مداوا نہیں۔ وہ ٹی وی کے جراثیم جو ایک دفعہ ایمان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں تو پھر کبھی اسے چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔

1959ء سے 1960ء میں ڈاکٹر ہالینڈ نے بلوچستان کے مختلف علاقوں کا چکر لگایا ہزاروں نیم اندھوں کا آپریشن کیا ٹرانسپورٹ وادویہ کا سارا خرچ پاکستان میں دیا، ہماری اسی غفلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مسیحی مشن نے قائداعظم کی گرمیوں کی آرام گاہ میں حکومت پاکستان سے دو قطعہ اراض خرید کر دو کوٹھیاں تعمیر کیں، ایک تو گرجا ہے اس میں چار چھ نرسیں ہیں دو چار پادری مستقل طور پر آگئے ہیں، سمجھ میں نہیں آتا کہ حکومت نے دو قطعہ الارض بیچ کر کیا حاصل کیا؟ سنا ہے وہ اسی جگہ پر ایک وسیع اراضی خریدنے کے لیے کوشش کر رہے ہیں تاکہ وہاں اپنی پوری کالونی بسالیں یہ ایک نہایت ہی خطرناک اقدام ہوگا جس کی طرف سے حکومت اور پبلک دونوں کو باخبر رہنا چاہیے۔[15]

مشنریوں کا طریقہ کار: ہمارا سب سے بڑا روگ ہمارا افلاس اور ہماری جہالت ہے۔ یہی دو چیزیں ہیں جس سے عیسائی مشنری فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان سے بھی زیادہ ان کا غریب و نادار آبادی سے حسن سلوک ہے جس قدر محبت اور ہمدردی کے ساتھ یہ یہاں کی غریب عورتوں اور بچوں سے ملتے ہیں وہ قابل رشک چیز ہے۔ جس قدر الفت کا اظہار یہ لوگ کرتے ہیں اس کا نصف ہمارے علماء اور مبلغین میں بھی تلاش کرنا کبریت احمر کی تلاش ہوگی۔ یہ لوگ اب اخباروں کی شورش سے خائف ہیں اس لیے نہایت پوشیدگی سے کام کرتے ہیں اول تو ان کے مکان ہی عین پہاڑوں کے وسط میں ہیں، پھر ان کی نرسیں اور پادری صبح شام دو دو تین تین کی ٹولیوں میں بستی سے دور پہاڑوں میں نکل جاتے ہیں جہاں دو چار بچے لڑکیاں یا عورتیں مل گئی ان کو ساتھ لے کر بیٹھتے ہیں ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں۔[16]

عیسائی مشنریوں کے عمومی مقاصد: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عیسائی مشنریوں کے یہاں آنے کا سب سے بڑا مقصد دین کی نشر و اشاعت ہے۔ لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ دین کی نشر و اشاعت عیسائی تنظیموں کا حقیقی مقصد نہیں ہے، بلکہ یہ ان کا ثانوی کام ہے۔

ان مشنری تنظیموں کا مقصد حقیقی استعماری طاقتوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے جاسوسی کرنا ہے۔ اور یہ تمام لوگ ان تمام اخلاق حمیدہ سے بالکل عاری ہوتے ہیں، جو ایک حقیقی مشنری میں ہونے چاہئیں، ان کے اہداف یہ ہیں:

1۔ عیسائی اور غیر عیسائی اقوام کو اسلام میں داخل ہونے سے روکنا اور اسلام کی نشر و اشاعت کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کرنا۔

2۔ مسلمانوں کے دلوں سے اسلامی تشخص ختم کرنا کہ وہ بس نام کے مسلمان رہ جائیں۔ اس مقصد کے لئے تنصیری تحریک نے سب سے پہلے مسلمانوں کی قوت کے سرچشمے 'اسلامی عقائد' پر حملہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کے عقائد کی جڑیں کھوکھلی کیں۔

3۔ امریکی مشنری زویمر اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہے:

"میں مسلمان کو وہ اہمیت نہیں دیتا جو ایک انسان کو دینی چاہیے۔ وہ اس شرف کا مستحق نہیں ہے کہ اس کو یسوع مسیح کی طرف منسوب کیا جائے۔ ہم انہیں نفسانی خواہشات میں مستغرق کریں گے۔ انہیں شتر بے مہار کی طرح خواہش نفس کا غلام بنادیں گے، حتیٰ کہ اس کی شخصیت مسخ ہو جائے گی اور وہ کسی کام کا نہیں رہے گا۔"

4۔ ان کا سب سے بڑا مقصد عالم اسلام کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا ہے، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ تمام اسلامی ممالک اگر متحد ہو گئے تو مغرب کے خلاف یہ ایک عظیم قوت ہو گی۔ "تبشیری تحریک اسلامی وحدت کی شان و شوکت اور طاقت کو تار تار کرنے کے لئے ایک اہم ہتھیار ہے۔ اب ضروری ہو گیا ہے کہ ہم تبشیری تحریک کے ذریعے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کریں اور ان کے فکری دھاروں کو بدلیں، تاکہ عیسائیت مسلمانوں کے درمیان اثر و رسوخ پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ "اس کا اندازہ اس مثال سے کیا جا سکتا ہے کہ مشہور مشنری 'زویمر' جامعہ ازہر کے طالب علم کے طور پر مصری طلبہ میں داخل ہوا، لیکن یہ شخص وہاں مسلمانوں اور قبطیوں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات بھڑکانے کے لئے پمفلٹ تقسیم کیا کرتا تھا۔[17]

حقیقت یہ ہے کہ کوئی حکومت اسلامی نہیں کہلا سکتی جب تک اس کے تمام اعمال اسلامی نہ ہوں اور اس کے تمام احکام فرامین اور قوانین اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نہ ہو جب تک اس کے تمام اعمال اپنی روز مرہ کے اعمال میں مسلمان نہ ہوں وہ مسلمان حکومت کہلا ہی نہیں سکتی۔

ایک خلیفہ وقت کے سچا مسلمان ہو جانے سے حکومت تو مسلمان نہیں ہو سکتی، بلکہ اس کے لیے انفرادی محنت کرنی ہو گی۔ ہم اپنے نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ سے عرض کرتے ہیں کہ آج اسلام ان سے امید رکھتا ہے کہ وہ اسلام کی خدمت کے لیے میدان میں نکل آئیں اور ان عیسائی مشنریوں کا کام کا بنظر غائر مطالعہ کریں اور پھر وہ زندگی اختیار کریں جو یورپ امریکہ کے ممالک سے آئے ہوئے اختیار کرتے ہیں ہم پورے اطمینان کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک جماعت اس قسم کی پاکستان میں پیدا ہو جائے تو ہم 10 سال میں عیسائی مشنریوں کی تمام کوششوں کو ختم کر دیں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ [18]

ترجمہ ‘‘ :کسی قوم کی حالت اللہ تعالی نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے نہ بدلیں، جو ان کے دلوں میں ہے"۔

حوالہ جات

1 فیروالدین، فیروالغات(لاہور: فیروز سنز، س ن)۱۴۱ے

2 مختصر اردو دائرہ معارف اسلامی،)لاہور, دانش گاہ پنجاب,۱۹۹۹ء:)۸۵۶

3 ۔طبری، محمد بن جرید، جامع البیان عن تاویل القرآن(بیروت، داراحیاءالتراث العر بالعربی,س.ن)۱/۳۶۷

4 القرآن: ۵: ۸۲

5 The new encyclopedia of britanica,vol,5p:

6 تقی عثمانی، مفتی، عیسائیت کیا ہے؟مفتی(کراچی، دارالاشاعت، س.ن)۹

7 اس نے دعوی کیا کہ دمشق کے راستے میں مجھ پر ایک نور چمکا اور آسمان سے حضرت عیسی مسیح کی آواز سنائی دی کہ تو مجھے کیوں ستاتا ہے اس واقعہ سے متاثر ہو کر میرا دل دین عیسوی پر مطمئن ہو گیا۔

8 تقی عثمانی، مفتی، عیسائیت کیا ہے؟مفتی(کراچی، دارالاشاعت، س.ن)۶۶

9 ایضاً

10 https://magazine.mohaddis.com/home/articledetail/1326

11 القرآن: ۸ : ۳۰

12 القرآن: ۲۴ : ۵۵

13 تحریر، اظہر امر تسری، افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی سر گرمیاں(۲۰۰۴ء)

14 ایضاً

15 مولانا عبدالملک ابو محمود، اسلام اور عیسائیت (گو جرانولہ، ناظم مکتبہ، ۱۹۶۱ء)، ۱۸

16 مولانا عبدالملک ابو محمود، اسلام اور عیسائیت

17 https://magazine.mohaddis.com/home/articledetail/1326

18 القرآن:، ۱۳: ۱۱